WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.BLOGSPOT

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

اندر کا سفر

رضیہ بٹ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

اندر کا سفر

اندر کا سفر از رضیہ بٹ

"ہیں؟"

"یہ۔۔۔یہ۔۔"

"!ہا۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔"

"ہوہاہا۔۔۔ہاہا"

شمی کی ہنسی قہقہہ بنی اور پھر بے اختیار قہقہے فضا میں بکھر گئے۔وہ یک ٹک دادی کو تکے جا رہی تھی اور ہنسی سے اس کے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔اس سے کھڑا نہ رہا جا سکا اور وہ بیڈ کے کنارے پر دونوں ہاتھ سے پیٹ پکڑ کر بیٹھ گئی۔اس کی آنکھوں سے ہنسی کے مارے پانی بہنے لگا تھا اور وہ جبط کے باوجود اپنی ہنسی پر قابو نہ پا رہی تھی۔

دادی اماں۔۔۔۔"اس نے بیزار دقت بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روک کر صرا تنا کہا۔کھڑکی کے پردے کو" بڑی ادا سے تھامے کھڑی دادی اماں نے شمی کی طرف دیکھا۔سر کو دائیں رخ خم کیا۔۔۔اور جھریوں بھرے پپوٹوں کو اٹھاتے ہوئے اپنی بے نور آنکھوں سے اسے دیکھا۔اس وقت شمی کو جانے ان آنکھوں میں کیا نظر آیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

کہ وہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔ آنکھوں کو اپنی ہتھیلیوں سے پونچھتے ہوئے وہ بیڈ کے کنارے سے اٹھی اور دادی

"یہ کیا دادی اماں؟" : اماں کے قریب آ کر بولی

شمی دادی اماں کے تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے کی بڑی نہو تھی۔ پچھلے ماہ اس کا دوسرا بچہ پیدا ہوا تھا۔۔۔ اور اس وقت وہ کمرے میں اپنے بچے کی نیپی لینے آئی تھی۔ کمرے میں بے دھڑک داخل ہوئی لیکن اچانک ہی اس کی نظر کھڑکی کے قریب کھڑے کسی وجود پر پڑی تو وہ ٹھٹک گئی تھی۔۔۔ لیکن دوسرے ہی

" لمحے اس کی آنکھوں نے شناخت کا مرحلہ طے کر لیا تھا تو وہ مارے ہنسی کے بے قابو ہو کر دہری ہو گئی تھی

دادی اماں کی اسّی کے قریب عمر تھی۔ سر کے بال بالکل سفید کھردرے اور چھوٹے چھوٹے ہو چکے تھے۔ چہرے پر بے انتہا جھریاں تھیں۔۔ آنکھوں کے پپوٹے اس قدر جھک آئے تھے کہ آنکھیں بالکل چندھی چندھی لگتی تھیں۔ ہونٹ اندر کی جانب چلے گئے تھے اور بے دانت کے مسوڑھوں سے چپک کر لکیر بن چکے تھے۔۔۔ ٹھوڑی کے نیچے گردن کا گوشت لٹک کر دھاریاں سی بن گئی تھیں۔۔ کانوں کی لوئیں لمبی ہو کر ڈھیلی ہو گئی تھیں۔۔۔ جسم سکڑ گیا تھا۔۔ چھاتی تختہ سی ہو گئی تھی۔ قد کمر جھک جانے سے چھوٹا ہو گیا تھا ۔۔دادی اماں بالکل اس پھل کی طرح ہو چکی تھیں، جو درخت کے ساتھ لگا لگا سوکھ چکا ہو۔۔

لیکن

اس وقت

جب شمی کمرے میں آئی تو دادی اماں کو جس حلئے میں دیکھا ہنسی ضبط کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ دادی اماں نے جگنو کی سرخ بنارسی سبز بارڈر والی ساڑی باندھ رکھی تھی۔ انتہائی شوخ قسم کا میک اپ کیا تھا، چہرہ رنگا ہوا تھا۔ شوخ چمکتی لپاسٹک دہانے سے باہر پھیلی ہوئی تھی۔ فاؤنڈیشن کریم جھریوں میں پھنسی ہوئی تھی۔ مسکارا آنکھوں کے باہر اونچی نیچی سطح پر بے ترتیبی سے پھیلا ہوا تھا۔ بھنوئیں آئی برو پینسل سے کالی کی ہوئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

ان کے نیم دائرے بنانے کی کوشش میں اونچی نیچی لکیریں آنکھوں کے اوپر ٹیڑھی میڑھی قوسیں بناتی ماتھے کو کالا کئے ہوئے تھیں۔ سفید بالوں پر خدا جانے کیا چیز تھوپ رکھی تھی کہ وہ اوپر سے کالے اور نیچے سے سفید نظر آ رہے تھے

اور

اور

ان سب باتوں کے علاوہ ان کے کھڑے ہونے کا جو انداز اور

ان سب باتوں کے علاوہ ان کے کھڑے ہونے کا جو انداز تھا، وہ اتنا مضحکہ خیز تھا کہ کوئی بھی ہوتا، ہنسی ضبط نہ کر پاتا۔۔۔ کھڑکی کا پردہ تھامے وہ کسی ہیروئین کا انداز اپنانے کی کوشش کئے ہوئے تھیں۔

شمی جب ہنسی کے دورے سے نکلی اور دادی اماں کی آنکھوں میں بیچارگی کی تڑپ دیکھی تو گھبرا کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

یہ کیا دادی اماں؟" اس نے روہانسی ہو کر پوچھا۔۔۔ دادی اماں کا دماغ چل بسنے کا اسے قوی یقین ہو گیا تھا"

۔۔۔ یہ یقینا" دکھ کی بات تھی دادی اماں کی عزّت اور احترام کرنے والی شمی کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

لیکن

اپنے ہی یقینا کو خود جھٹلاتے ہوئے اس نے بڑی ملائمت سے دادی اماں کا بازو پکڑ کر انہیں بیڈ پر بٹھا دیا۔

"دادی اماں۔۔۔ یہ آپ کو کیا سوجھی۔۔۔؟"

شمی نے پیار سے ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے قالین پر دوزانو ہو کر پوچھا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

دادی اماں نے جھک آئے پپوٹوں تلے سے اپنی چندھی چندھی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرت ہوئے دیکھا۔

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔ گدلی گدلی دھندلائی۔۔۔ آنکھوں میں تیرتا ہوا پانی بالکل شفاف تھا۔

"کیا ہوا دادی اماں۔۔۔۔؟"

شمی نے پھر پیار سے گھٹنوں کو چھوا۔

دادی اماں جیسے کانچ کا برتن تھیں، ایک چھناکے سے ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئیں۔ بیڈ پر ٹوٹی شاخ کی طرح گرتے ہوئے وہ اس طرح روئیں کہ شمی گھبرا گئی۔

دو تین بار اس نے دادی اماں کا کندھا ہلایا۔ لیکن وہ روئے گئیں

شمی لپک کر باہر آئی۔۔۔ اس کی دیورانی جگو اپنے بچے کے کپڑے بدل رہی تھی۔۔۔ ساس دھوپ میں پلنگ ڈالے کمر سیدھی کر رہی تھیں۔۔۔ فیضی اور عنصر تاش کھیل رہے تھے۔۔۔۔ نگو، جامی نچھو صحن میں بچھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔۔۔ کیرم بورڈ میز پر پڑا ہوا تھا۔۔ فری کے آنے کا انتظار تھا۔

کیا ہوا شمی۔۔۔ گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟" ساس نے اسے اس طرح باہر آتے دیکھ کر کہا۔"

ماں جی۔۔۔ دادی اماں۔۔" وہ ہکلا گئی۔"

کیا ہوا انہیں۔۔۔۔؟ جگو نے جلدی سے پوچھا۔"

" پتہ نہیں۔۔۔۔" وہ لوٹتے ہوئے بولی "آؤ ذرا دیکھو۔۔۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

جگو لپکی اس کے پیچھے ہی ماں جی اٹھ کر اندر آئیں۔

کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟" کہتے کہتے فیضی اور عنصر تاش کے پتے پھینک کر ان کے پیچھے لپکے۔"

ان کو دیکھا تو نگو، جامی اور نچھو بھی دوڑیں۔

تھوڑی ہی دیر میں پورا کمرہ گھر کے افراد سے بھر گیا۔۔۔۔ دادی اماں کا حلیہ اور وضع مضحکہ خیز تھا۔۔۔ لیکن ان کو روتے دیکھ کر کسی کو ہنسنے کی جراءت نہ ہوئی۔

ماں جی نے سینے پر دوہتڑ مار کر کہا، ہائے نیں مر گئی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے انہیں؟

" پتہ نہیں جی۔۔۔ میں نیپی لینے آئی تو وہاں کھڑی تھیں۔۔۔"

"تم نے پوچھا نہیں؟"

"بہت پوچھا۔۔۔ لیکن بتایا کچھ نہیں بس روئے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔"

"اللہ خیر کرے۔۔۔۔۔"

"مجھے تو کئی دنوں سے شک ہو رہا تھا"

"دماغ پلٹ گیا ہے""ہاں! کبھی کبھی الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتی تھیں"

: یااللہ۔۔۔۔۔ میری ماں ک و پاگل ہونے سے بہتر ہے پردہ ہی دے دے"

فیضی کی آواز میں رقت تھی۔۔۔ ماں جی کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔۔۔

اور

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

پھر

دیکھا دیکھی سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

دادی اماں نے سب کی طرف باری باری دیکھا، پھر اپنی کمزور سی آواز میں بولیں

"کیوں رو رہے ہو؟"

: کوئی جواب نہ دے سکا۔۔۔ فیضی آگے کو جھک کر بولے

"ماں تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

سمجھ رہے ہو میرا دماغ چل بسا۔۔۔۔؟ دادی اماں نے مسکرا کر کہا۔۔"

فیضی پیچھے ہٹ گئے

سب یہی سمجھ رہے ہیں ناں۔۔۔ "دادی اماں بیڈ پر اٹھ بیٹھیں۔۔۔ باری باری سب کی طرف دیکھا پھر" مسکرائیں۔

"چند لمحوں بعد گہری سانس لیتے ہوئے بولیں۔۔۔ "شاید تم اپنی جگہ سچے ہی ہو

اماں "عنصر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

وہ ہنس پڑیں

اور

ہنستی ہی چلی گئیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

میں۔۔۔ میں۔۔۔۔ پاگل نہیں ہوں۔۔۔۔ میرے بچو۔۔۔۔۔ میرا دماغ نہیں پلٹا۔۔۔ میں، میں" " ہوں۔۔۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔

وہ اپنے پوپلے منہ کے مختلف زاویے بناتے ہوئے ہنس ہنس کر کہہ رہی تھیں۔۔۔۔ اور ان کے بہو بچے، پوتے ، پوتیاں، بیٹوں کی بہوئیں بھرائی بھرائی آوازوں میں انہیں پکار رہے تھے۔ دھندلائی ہوئی آنکھوں سے تک رہے تھے۔

دادی امس کا دماغ پلٹا نہ تھا اور نہ پاگل ہوئی تھیں۔۔۔۔ یہ تو ان کے اندر کا یہاں سے وہاں تک کا سفر تھا۔۔۔۔۔ میں کی تلاش تھی۔

صبح

ناشتے

کے بعد وہ برآمدے میں چارپائی پر آ بیٹھی تھیں۔۔۔ گرم موٹی شال کو کندھوں اور سر کے گرد اچھی طرح لپیٹ کر وہ گٹھڑی بنی بیٹھی تھیں۔۔۔ گھر کے افراد اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے تھے۔ وہ بے کار سی شے کی طرح اپنے آپ میں گم بیٹھی تھیں۔ آج سردی خاصی تھی۔۔۔۔ دھوپ نکھری ہونے کے باوجود فضا میں خنکی بہت تھی۔۔

ماں جی! یہاں دھوپ میں آ جاؤ،۔۔۔۔ "ان کی بڑی بہو صادقہ بیگم نے جو دھوپ میں چارپائی بچھائے بیٹھی" تھیں، انہیں بلایا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

دادی اماں نے ادھر دیکھا لرزتی آواز میں اچھا کہا اور چارپائی سے اُتر آئیں۔۔۔۔ چھیما فرش پر کپڑا مار رہی تھی ۔۔اس نے دادی امس کے پرانے سلیپر اٹھا کر ایک طرف رکھ دیئے تھے۔

دادی اماں پاؤں ادھر ادھر مارتے سلیپر ڈھونڈنے لگیں۔۔۔۔ چھیما نے جلدی سے سلیپر ان کے پاؤن میں پہنا دیئے

جیتی رہو۔۔۔! "انہوں نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دعا دی"

اور

پھر صحن میں جانے کے بجائے جھکی جھکی اندر چلتی چلی گئیں۔۔۔ وہ باتھ روم شمی کا ہی استعمال کرتی تھیں۔۔۔ اس لئے اس کے بیڈ روم کی طرف آ گیئں۔۔

آہستہ آہستہ چلتی وہ باتھ روم کی طرف گئیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد واپس نکلیں تو دیوار میں لگے شمی کے قد آدم آئینے پر نظر پڑی۔

اپنا آپ آئینے میں دیکھ کر وہ سرتاپا کانپ گئیں۔۔۔ انہیں یقین نہ آیا کہ یہ وہ ہیں۔۔۔۔ وہ۔۔۔ رابعہ رابعہ بیگم "بیگم۔۔۔۔

وہ پوری طرح آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے آئینے میں اپنے آپ کو یوں دیکھنے لگیں جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ یہ میں نہیں ہوں۔۔۔ ہر گز نہیں ہوں۔۔۔۔ "انہوں نے سر کو زور زور سے " جھٹکا۔۔۔ آنکھیں میچ لیں۔۔۔ پھر کھولیں۔۔۔۔ اور پھر میچ لیں

سفید

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

کھردرے

چھوٹے چھوٹے بال' جھریوں سے بھرا چہرہ۔۔۔ پپوٹوں تلے آئی ہوئی چھوٹی چھوٹی گدلائی گدلائی آنکھیں۔۔۔۔ ڈھلکے گوشت کی لکیروں بھری گردن۔۔۔۔ سپاٹ چھاتی۔۔۔ جہاں سینے کے ابھار نام کی کوئی شے نہ تھی۔۔۔ اور سکڑا ہوا بدن۔

خمیدہ کمر

اپنی شکل دیکھ کر انہیں خوف آ گیا

بے اختیار انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

اور

ان کے حافظے کے پرت کھلنے لگے

ان

کو

اپنی شناخت کا احساس ہوا

چار پانچ سال کی سرخ و سفید، کالی کالی روشن آنکھوں والی موٹی تازی کبھی امی کے گلے میں بانہیں ڈالتے جھولتی، کبھی ابو کی گود میں بیٹھتی۔

کبھی گڑیا کے لئے روتی اور کبھی لڈو برفی کھا کر ہنستی مسکراتی رابعہ ان کے ذہن سے گوشے سے نکل آتی ۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر اس رابعہ و دیکھتی رہیں

پھر ان کی آنکھوں میں بارہ تیرہ سالہ رابعہ کا پیکر گھوم گیا۔ چکنی چکنی جلد، رنگت ایسی جیسے کسی نے میدے میں سیندور گھول دیا ہو۔۔۔ آنکھوں میں ستاروں کی چمک۔۔۔ بال گھٹاؤں سیے۔۔۔ ادھر ادھر تھرکتی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

۔۔۔لوگ اس کی تعریف کیا کرتے

" حسام الدین صاحب کی یہ بیٹی تو ماشاءاللہ لاکھوں میں ایک ہے"

" شہزادی لگتی ہے"

"! بال کتنے خوبصورت ہیں۔۔۔سیاہ اور چمکیلے"

"آنکھیں روشن روشن، گہری گہری۔"

" گال جیسے کشمیری سیب"

"قد کتنا نکال رہی ہے"

"سرو جیسا"

دادی امس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں

اور

ان مچی آنکھوں میں پندرہ سالہ رابعہ گھس آئی

ان کے ذہن میں گدگدی سی ہونے لگی۔ یہ گدگدی اور بھی بڑھ گئی جب قیامت کی جوانی حسن خان کی قربت میں دہک اٹھی۔

ڈپٹی حسن خان کی بیگم بن کر رابعہ پر جو حسن آیا تھا، جو رنگ بکھرا تھا، ذہن کے گوشے میں وہ تصویر بھی لہرا رہی تھی۔

وہ حسین تھیں، لیکن شادی کے بعد اک محبوب شوہر کی محبوب بیوی کر تو حُسن اور بھی حسین ہو گیا تھا۔

"رابی! آنکھون میں کجلا نہ لگایا کرو، یہ آنکھیں پہلے ہی کم قاتل ہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

"گالوں پر سرخی کی تہہ جما کر ان کی قدرتی سرخی اور چمک کو چھپا دیتی ہے۔"

"یہ ہونٹ رس بھرے ہیں، رابی انہیں اور قاتل نہ بنایا کرو۔"

" تمہارا یہ بدن مرمر کے بت کی طرح تراشا ہوا ہے۔"

سینے اور کولہوں کے ابھاروں کے درمیان یہ چیتے کی سی کمر۔۔۔واللہ تم قدرت کا حسین شاہکار ہو"۔"ان آنکھیں بند کئے دادی اماں اس رابعہ کو تکے جا رہی تھیں، جس کے متعلق ڈپٹی حسن خان اکثر ایسی باتیں کیا کرتے تھے۔

واقعی مرمریں تراشا ہوا بدن۔۔۔چیتے کی سی کمر۔۔۔سیاہ گھنگھور گھٹاؤن اسیے بال۔۔۔کوٹے ہوئے ستاروں کی چمک لئے سیاہ غزالی آنکھیں، دہکتے ہوئے رخسار، مہکتے ہوئے ہونٹ۔۔۔جلد کیسی ملائم پھسلنی مچھلی کی طرح رابعہ نے کتنے انداز سیکھ لئے تھے۔۔۔کیسی ادائیں اپنالی تھیں۔

اس

رابی کے گردرنگ برنگے حسین حسین ملبوسات کے ڈھیر تھے۔۔۔اسے ساڑھی بہت پسند تھی۔۔۔غرارہ اور چست پاجامہ حسن خان کی پسند تھے۔

ایک

دفعہ

انہوں نے فیروزی کمخواب کے چست پاجامے کے ساتھ فیروزی ہوائی کرتا پہنا تھا۔۔۔گلے میں چوڑا سا گلوبند، کانوں میں بھاری آویزے کرتے کے نیچے ریشمی جسم کے ساتھ چمپئی کامدانی کے کام والی شمیض،۔۔۔شیشے کے سامنے کھڑی وہ چٹیا گوندھ رہی تھیں۔۔۔کسی کے ہاں دعوت پر جانا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

تھا۔۔۔ہونٹوں پر سرخی کی تہہ ابھی جمانا تھی۔۔۔کہ حسن خان تیار ہو کر کمرے میں آ گئے۔۔۔انہوں نے اک ادائے ناز سے انہیں حسن کو دیکھا۔۔۔۔شوخ سے مسکرائیں اور دوپٹہ اٹھانے کو لپکیں۔۔۔

کہ

حسن خان نے لپک لیا۔۔۔بازوؤں میں بھر کر وہ دیوانہ وار انہیں پیار کرنے لگے۔۔وہ دھیمی آواز میں چیختی رہیں، ہنستی رہیں سرور ہی سرور۔۔۔کیف ہی کیف۔۔۔گھبرا کر دادی اماں نے اپنی موندھی موندھی آنکھیں کھول دیں۔

آئینے میں اپنے سراپے پر نظر ڈالیتو گھبرا کر سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

یاخدا۔۔۔وہ میں تھی۔۔۔یا میں یہ ہوں۔۔۔۔۔!"انہوں نے بے اختیار ہو کر کہا"

اور

ان

کی سوچوں کے پرت کھلتے گئے۔۔۔کئی واقعات یاد آئے، جن کی یاد سے دادی اماں تھرا گئیں۔

خاندان میں کوئی شادی تھی۔دلہن کو لڑکیاں گھیرے ہوئے تھیں۔نئی سہاگنیں اپنے بھاری بھر کم لباسوں اور زیورات سے لدی اس کے پاس بیٹھی تھیں۔چڑھاوے میں آیا ہوا زیور ار عروسی جوڑا دلہن کے قریب رکھا تھا۔

"میں دلہن کو تیار کروں گی"

"میں کروں گی"

بھئی ہمیشہ میں تیار کرتی ہوں۔۔۔رنگ و نور بھر دیتی ہوں، دلہن دولہا کے دل میں پہلی نظر میں ہی اتر جاتی ہے"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

"لیکن دلہن بنانے کا جو ملکہ مجھے ہے کسی کو نہیں۔"

لڑکیاں قدرے پرے ہٹ گئی تھیں اور نئی نویلی دلہن اور تجربہ کار سا گنیں دلہن بنانے کو اپنی اپنی کدمات پیش کر رہی تھیں۔

بھئی ایمان کی پوچھو تو میں کہوں گی؛ کہ دلہن کا سنگھار رابعہ کرے"کسی نے کہا"

یہ بات کہی ناں۔۔۔"بھاری گرارہ کے پائنچے اٹھائے حامدہ بولی"

کس غضب کا سنگھار کرتی ہے وہ۔۔۔"ایک اور دلہن بولی۔:

"!بلاؤ ناں اسے"

میں یہیں ہوں۔۔۔"رابعہ سامنے آ گئیں۔۔۔تنجوٹی کی بھاری بھاری بارڈروں والی ساڑھی میں ملبوس"

رابعہ کا حسن و جمال انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔

" ساڑھی باندھنے کا انداز تو صرف تمہیں آتا ہے"

رشیدہ بیگم نے اسے بنظر تحسین دیکھا

" ساڑھی اس پر سجتی بھی تو بہت ہے"

" جسم بھی تو خوبصورت ہونا چاہیئے ساڑھی کے لئے،اس کا جسم تو دیکھو ساڑھی خود بخود سجنے لگتی ہے"

"اللہ۔۔۔۔۔میرا جسم بھی ایسا برا نہیں۔۔۔۔رابعہ مجھے بھی ساڑی باندھنا سکھا دو"

اور

رابعہ

ان سب کے منہ سے تعریفیں سن سن کر مسکرا رہی تھی۔اس مسکراہٹ میں کتنا اعتماد تھا، کتنی حسین تھی یہ مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔۔مسکرانے کا انداز بھی تو اسے خوب آتا تھا۔۔لوگوں کو مرعوب کرنے کی ادائیں بھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

تو خوب آتی تھیں۔

دادی اماں کے ذہن میں رابعہ کے کئی رنگ لہرا رہے تھے۔۔۔۔ تیزی طراری۔۔۔۔ لہک مہک

جب

رابعہ نے پہلے بچے کو جنم دیا تھا۔۔۔ اپنی پہلی تخلیق پر وہ پھولے نہ سماتی تھیں۔۔ حسن خان نے ان کے ہاتھ میں جڑاؤ کنگن پہناتے ہوئے کس گرم جوشی سے انہیں پیار کیا تھا۔

تم تو پہلے سے کہیں زیادہ حسین ہو گئی ہو" یہ سرگوشی ان کے کانوں میں اتر گئی۔"

لیکن

رابعہ کو اپنے خوبصورت جسم کے بے ڈھنگے ہو جانے کا ڈر تھا۔ کتنی احتیاط برتی تھی انہوں نے۔۔۔ پورے چالیس دن جسم پر مالش کروائی تھی۔۔۔۔ پانی ابال ابال کر پیا تھا۔

اور

پھر یہی احتیاط انہوں نے ہر بچے کی ولادت کے بعد کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آٹھ بچوں کی ماں بن کر ان کا جسم ویسے کا ویسا ہی تھا۔ قدرے بھاری ضرور ہو گیا تھا۔۔ لیکن نہ پیٹ بڑھا تھا، نہ چھاتی ڈھلکی تھ۔۔ جسم کا تناؤ برقرار رکھنے کی انہیں کتنی فکر ہوتی تھی۔

"آٹھ بچوں کی ماں تو بالکل نہیں لگتی رابعہ۔۔"

" لڑکی کی لڑکی ہے اب تک"

"بڑا خیال رکھتی ہے اپنا"

" اب تک جسم کو مالش کرواتی ہے۔۔۔ پھر گرم پانی سے نہاتی ہے"

"یہی راز ہے اس کے جسم کے اب تک خوبصورت رہنے کا"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

"بناؤ سنگھار اور سلیقے سے لباس پہننے سے یہی لگتا ہے۔۔۔ جیسے بالکل جوان ہو"

دادی اماں نے گہری سانس چھوڑتے ہوئے پھر آئینے پر نگاہ ڈالی، غور سے اپنے آپ کو دیکھا۔ اپنی آنکھوں میں وہ بڑی دیر تک جھانکتی رہیں۔۔۔ کئی محفوظ لمحے ذہن میں لہرا گئے۔

میں وہی ہوں۔۔۔ رابعہ ہوں۔۔۔۔ وہی۔۔۔۔ وہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔ اب؟

انہوں نے پھر اپنے سراپا پر نگاہ ڈالی۔۔۔۔ موٹی گرم شال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈھیلا ڈھالا کرتا، جس میں دادی اماں کے ایک نہیں دو وجود سما سکتے تھے۔ انہوں نے کمر سے کرتے کو پشت پر کھینچ کر کس لیا۔ پتلی کمر مدتوں بعد انہیں نظر آئی تھی۔

پھر

انہوں نے سر سے شال کندھوں پر ڈھلکا دی۔۔ سر کے ساتھ چپکے ہوئے سفید کھردرے بالوں کو چھوڑ کر، چھپکلی کی دم ایسی چٹیاں کو پکڑ کر سامنے کر لیا

سیاہ گھٹاؤں ایسے بال ذہن میں ہلچل مچا گئے۔

آئینے میں وہ اپنی آنکھوں کے آئینے میں جھانک رہی تھیں۔ اس آئینے میں انہیں وہ نظر آ رہی تھیں۔۔۔ وہ ۔۔۔۔ وہ جو تھیں انہوں نے سر کو جھٹکا، یوں جیسے اس پر چھایا ہوا بڑھاپے کا بوجھ اور وقت کی دھول کو جھاڑ رہی ہوں۔۔۔ وہ اپنے آپ کو تلاش کر رہی تھیں۔

میں "کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔ میں۔۔۔۔۔ جو وقت کی دھول تلے نہیں دبتی۔ جس پر کوئی بھی بوجھ نہیں لادا" جاتا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

میں "وہ مادہ نہیں کہ ہر تیس سال بعد اپنی شکل بدل لے۔"

اور

پھر

شاید

انہوں نے اس میں "میں" کو ڈھونڈ لیا تھا۔۔۔۔وہ جلدی سے اسٹول سے اٹھیں اور سامنے والے کمرے میں گئیں۔

یہ کمرہ جگو کا تھا اور رنگین قیمتی اور خوبصورت ساڑھیوں کی شوقین جگو کی الماری میں رنگارنگ ساڑھیاں لٹکی رہتیں۔ جگو کا جسم بھی بے حد خوبصورت تھا۔

دادی اماں نے الماری ھولی

ساڑھیوں کو دیکھا

ہینگروں میں ٹنگی جگو کی بیشمار ساڑھیوں کو الٹ پلٹ کرا نہوں نے سرخ بنارسی سبز بھاری بارڈروں والی ساڑھی نکالی اور شمی کے کمرے میں آ گئیں

انہوں نے ساڑھی پھیلا کر دیکھی

اور

پھر

کپڑے اتار ڈالے

ڈھیلا ڈھالا کرتا پرے پھینکا۔ سارے کپڑے اتار کر انہوں نے ساڑھی پہنی۔ ان کے ضعف زدہ ہاتھوں میں جیسے کوئی برقی قوت بھر گئی تھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

۔ بڑی احتیاط سے انہوں نے پلیٹیں بنانے کی کوشش کی۔ اتنی بھاری ساڑھی کا بوجھ ان کے نحیف سے وجود سے نہیں سنبھل رہا تھا۔ وہ اسٹول پر بیٹھ گئیں

پھر انہوں نے شمی کے میک اپ کی ساری چیزیں میز پر پھیلا دیں۔ ان کے زمانے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی لیکن وہ لڑکیوں کو یہ چیزیں استعمال کرتے دیکھتی رہتی تھیں۔

اور

پھر کون سا کام انہیں نہیں آتا تھا۔ بناؤ سنگھار کرنے میں انہیں بڑا کمال حاصل تھا۔ ان کا مقابلہ کون کر پاتا تھا۔ ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے، لیکن پھر کسی اندرونی جذبے کے تحت۔۔۔۔میں۔۔۔ کی قوت سے وہ بناؤ سنگھار کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔ سرخی پاؤڈر، فاؤنڈیشن کریم، لپ آسٹک، مسکارا، آئی بروپینسل۔ انہوں نے ہر چیز استعمال کی تھی۔ بالوں پر بھی جانے کیا چیز مل لی تھی۔ بالوں میں الٹی کنگھی چلا چلا کر انہیں خوب اونچا کیا ہوا تھا۔

وہ آئینے میں آنکھون کے آئینے میں اپنا سراپا تک رہی تھیں۔ وہ سراپا جو حسین تھا۔ پھسلنی مچھلی کی طرح چکنا اور ملائم تھا اور جس پر بڑھاپے کا بوجھ اور وقت کی کوئی دھول نہ تھی۔

مطمئن ہو کر وہ اٹھی تھیں اور کھڑکی کی جانب گئی تھیں۔ پردے کو تھام کر وہ اک ادائے دلنوازی سے کھڑی تھیں کہ شمی آ گئی تھی۔

شمی کے قہقہوں نے ان کی ساری ہستی کو تھرا دیا تھا۔ وہ کانپنے لگیں تھیں، لیکن وہ ذہنی طور پر قبول نہ کر سکیں تھیں کہ وہ ایک مضحکہ خیز شے ہیں۔ اس لیئے شمی کی ہنسی پر ان کی آنکھوں میں نمی سی تیر گئی تھی۔

اب وہ پلنگ پر بیٹھی تھیں، ہنس رہی تھیں، بے اختیار ہنسی جا رہی تھیں۔ بیٹے بہوئیں، پوتے اور پوتیاں حیران

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

حیران نظروں سے انہیں تک رہے تھے۔سب کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ دادی اماں کو ہراساں کر رہے تھے۔دادی اماں کا ذہنی توازن ان کے خیال میں بگڑ گیا تھا

دماغ پلٹ گیا تھا

لیکن

دادی ماں ہنسے جا رہی تھیں، ہنس ہنس کر کہہ رہی تھیں

"میرا دماغ پلٹا ہے نہ میں پاگل ہوئی ہوں"

"ذہنی توازن بھی نہیں بگڑا"

میں تو میں ہوں

میں کی تلاش میں یہ سب کچھ کیا ہے

اور

کون جانے

اندر کے یہاں سے وہاں تک کے سفر

اور

-------میں---کی تلاش---ہی کا دوسرا نام-------دماغ پلٹنا----------پاگل ہونا

اور------ذہنی توازن بگڑنا تھا----------

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
kutubistan.blogspot.com

ختم شد

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM